تعارف و تبصرہ

تبصرہ نگار: ابوالریاض سلفی فیروزپوری

ارمغانِ ظہیر

شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر جامع کمالات، جامع صفات اور مجموعہ محاسن زمحامد شخصیت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بیک وقت ان میں بے شمار خوبیاں ودیعت فرمائی تھیں۔ وہ ہمہ جہتی انسان تھے۔ خطیب، ادیب، مصنف، مولف، زعیم قائد، فاضل علوم اسلامیہ، ماہر معارف قرآنیہ، فاضل السنہ شرقیہ، قائد سیاست حاضرہ، داعی حکومت الٰہیہ علمبردار کتاب وسنت، حق گو، راست باز اور اشجع انسان تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ذہانت وفطانت، قیادت وسیادت امامت وپیشوائی، علم وفضل، تقریر وتحریر اور عصری عالمی تحریکوں پر وسعتِ نظر کے اعتبار سے وہ نہ صرف فخر الاماثل تھے بلکہ عدیم النظیر اور نادر الوجود انسان تھے۔ جو جماعتیں اجتماعی قیادت میں سو سال میں کام انجام دیتی ہیں ان کی متحرک اور فعال قیادت نے چند سالوں میں انقلاب برپا کر دیا۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں گوناگوں اوصاف سے نوازا تھا وہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں قبولیتِ عامہ اور ہردلعزیزی کا مقام رفیع بھی عطا فرمایا تھا۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ وہ جہاں جاتے سامعین کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ جاتے۔ جب وہ تقریر کرکے سٹیج سے اترتے تو مجمع اکھڑ جاتا۔ بڑے بڑے گھاگ مقررین کی تقریریں بھی نہ جم سکتیں۔ وہ بات کے دھنی اور دل کے غنی تھے۔ قلم کے وہ بادشاہ تھے۔ اردو عربی اور کئی دیگر زبانوں پر انہیں یکساں عبور تھا۔ مدینہ یونیورسٹی کے ساتھ ساتھ وہ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے متعدد مضامین میں ایم اے کر چکے تھے۔ ان کی شہرت نصف النہار پر تھی ان کے تعارف کا حلقہ پوری دنیا تھی۔ جنوب ایشیا، یورپ، امریکہ، افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے بیسیوں ملک ان کی تبلیغی اور علمی جولان گاہ تھے۔ قادیانیت، رافضیت، بریلویت پر انہیں عبور حاصل تھا۔ جو ان کی گرانقدر تصانیف سے مترشح ہوتا ہے۔ سبائیت کے ہلاکت خیز چیلنج کے نقوش غیر فانی اور لازوال ہیں۔ ان کی جرات و بے باکی ہمیشہ مسلم رہی۔ ۲۳-۲۴ مارچ ۱۹۸۷ء کی درمیانی شب قلعہ لچھمن سنگھ میں کسی خون خوار درندے اور سفاک انسان کی درندگی کے نتیجے میں ۳۰ مارچ ۱۹۸۷ء کو شہید ہو گئے۔ علامہ صاحب کو نہ صرف پاک و ہند، نہ صرف مشرق اوسط بلکہ دنیا بھر کے اخبارات میں اس قدر اور اس تسلسل سے خراج تحسین پیش کیا گیا کہ آج تک کسی بھی عالمی شخصیت کو حتیٰ کہ بڑے بڑے حکمرانوں کو بھی یہ اعزاز حاصل نہ ہو سکا شعراء نے اردو، عربی، فارسی اور پنجابی میں انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ ان کے مرثیے کہے۔ ان کے محامد و محاسن کے قصیدے لکھے۔ ان کی زندگی کے عظیم کارناموں کو مثنوی کی صورت میں پیش کیا۔ کئی فاضل شعراء نے قطعات اور رباعیوں کی صورت میں تذکرہ کیا۔ شعراء کا یہ منظوم کلام جرائد ورسائل اور اخبارات میں بکھرا ہوا تھا ہمارے دو فاضل دوست محمد اسلم سیف فیروزپوری اور جناب بشیر انصاری ایم اے، جو دونوں صحافی اور ادیب ہیں اور علامہ صاحب کے خاص الخاص دوستوں میں سے ہیں انہوں نے محنت سے شعراء کا کلام یکجا کرکے "ارمغان ظہیر" کے نام سے شائع کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں احباب کی کوشش نے عقیدتمندان علامہ صاحب کے لیے ایک نہایت قیمتی سرمایہ یکجا کر دیا ہے۔ ارمغان ظہیر میں عبدالعزیز خالد، علیم ناصری، پروفیسر اسرار احمد، سلیم تابانی، عبدالرحمٰن عتیق، پروفیسر خالد بزمی، مسرت کاظمی، اقبال آصف، ارشد عرفانی، نعیم الحق المقیم، نذیر سبحانی، سالک بستوی، ماہر کرنالی، ریاض فیضی، اشرف مشہدی، عظیم یزدانی، راغب شیخوپوری، حکیم راحت نسیم سوہدروی اور دیگر بیسیوں شعراء کے جذبات آگئے ہیں۔ ارمغان ظہیر کیا ہے شعراء کے دلی جذبات کی عکاسی ہے اس میں جگہ جگہ ... بھی ہیں اور ... بھی ہیں۔ باقی پانی کرنیوالی آہیں

باقی صفحہ ۷۹ پر